ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائری یاد داشتیں اور چند شعروں کی کاپی سے

خدائے تعالیٰ کی حدود کو توڑنا سخت بے ایمان کا کام ہے۔ خدا ترس انسان کو اگر کوئی شخص گناہ کی طرف رغبت دے جیسا کہ زلیخا نے یوسف کو دی۔ تو وہ یہی کہے گا۔ معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوای۔ اور دانشمند خدا کے مخالف کیوں کر بدی میں پڑ سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے۔ کہ ایسے محسن کے احسانات کا لحاظ نہ رکھنا اور اس کو ناراض کرنا سخت بد ذاتی ہے۔ علاوہ اس کے وہ قادر ہے۔ کہ ایک ہی رات میں اندھا کر دے یا مجذوم کر دے۔ یا کوئی ایسی درد انگیز بیماری لگا دے کہ دن رات چلانا کام ہو اور زندگی جہنمی بن جاوے۔

(۲) انسان کے اخلاص کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ وہ حاضر اور غائب اور غضبناک اور حلیم ہونے کی حالت میں ادب سے باہر نہ جاوے اور اپنے احباب کا اس طرح پر ذکر کرے۔ کہ جس طرح وہ ان کے حضور میں ذکر کرتا ہے کیونکہ یہ منافق اور منکر کی نشانی ہے کہ دورنگی اختیار کرے اور ایسا آدمی اس پانی سے مشابہ ہے جس کے نیچے بہت سا گوبر ہو۔ اور ادنےٰ تغیر سے وہ گوبر اوپر کی سطح میں آ جاوے۔

اشعار

کیسے کافر ہیں مانتے ہی نہیں | ہم نے سو سو طرح سے سمجھایا
اس غرض سے کہ زندہ یہ ہو ویں | ہم نے مرنا بھی دل میں ٹھہرایا

بھر گیا باغ اب تو پھولوں سے
آؤ بلبل چلیں کہ وقت آیا

از طمع جستیم ہر چیزے کہ آں بیکار بود | خود فزودہ کردیم ورنہ اندکے آزار بود

تو خواہی خُسپ یا خود مُردہ مے باش
فضولی باشد اندر وقتِ مستی
فضولی ہست باگیسوے مشکیں
پس از مردن شنو معلومت اے یار
کمر بستن برائے خدمت بُت
نکردی خوب اے نا مہربان یار
فضولی ہست پیش روئے آں یار
رہ نیکاں گرفتن ہمچو نیکاں
بالفاظ سخن چسپیدن از جہل
بخواب موت آں شخصے کہ خسپید
سراز فرمانِ آں حاکم مبردار
بباید جست از مردانِ حق دیں
بکوری ہر چہ ماند غیر معلوم

کہ بر مانیست خود ہشیار کردن
حدیث مردم ہشیار کردن
حدیث از تبت و تاتار کردن
خلافِ رائے سلطاں کار کردن
نشانش بریدن زنار کردن
پس از اقرار ہا انکار کردن
حدیث از گلبنِ پُر خار کردن
ز فکر باطل استغفار کردن
نہ فکر اندر تہ اسرار کردن
نے برخیزد از بیدار کردن
کہ دارد قدرتِ بردار کردن
نہ میل و طمع درو دینار کردن
سور لش از اولی الابصار کردن

خیر القرون کا ایک حجام

وکیع کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت نے کہا کہ حج کے مسائل میں پانچ جگہ میں نے غلطی کی اور وہ مسئلے مجھ کو حجام نے سکھائے وہ پانچ مسئلے یہ ہیں کہ جب میں حجامت بنوانے کو اس کے پاس گیا تو میں نے پوچھا کہ میری حجامت کا کیا لیگا اُسنے کہا کیا تو دیہاتی ہے میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ عبادت کے کاموں میں شرط مزدوری نہیں کیجاتی تو بیٹھ جا۔ پس بیٹھ گیا مگر قبلہ کی طرف کو نہ بیٹھا کہ تو اسنے مجھے قبلہ کی طرف منہ کرنے کو کہا اور میں نے چاہا کہ پہلے بائیں طرف سے حجامت بنواؤں اسنے کہا کہ داہنی طرف سے بنوا میں نے داہنی جانب کو اسکی طرف پھیر دیا اور وہ حجامت بنانے لگا اور میں خاموش بیٹھا رہا اس نے کہا کہ تکبیر کہتا رہ۔ میں تکبیر کہنے لگا۔ جب میں حجامت کے بعد چلنے لگا تو اس نے کہا کہ کہاں کو جاتا ہے میں نے کہا کہ اپنے ڈیرہ کو جاتا ہوں۔ اسنے کہا کہ دو رکعتیں پڑھ اسکے بعد جانا میں نے کہا یعنے اپنے دل میں کہ ایسے حجام سے کام لینے والا ایسا آدمی ہونا چاہیے جسکو علم ہو۔ پھر میں نے اس سے پوچھا جن باتوں کا تو نے مجھ کو حکم کیا ہے یہ کہاں سے تجھ کو حاصل ہوئیں اس نے کہا کہ میں نے عطاء ابن ابی رباح کو یہ کام کرتے دیکھا ہے۔ (تاریخ ابن خلکان جلد اول صفحہ ۳۰۲ ترجمہ)

(کتبہ عاجز محمد حسین لاہوری)

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمعہ کا خطبہ

(مورخہ ۳۱ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء)

ان الشرک لظلم عظیم۔

تین بار مجھ سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ شرک کیا چیز ہے اس سوال سے مجھے رنج بھی ہوا۔ تعجب بھی۔ افسوس بھی۔

قرآن کریم سارا اسی کے رد سے بھرا ہوا ہے پھر شرک کے سب سے بڑے دشمن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے شرک کا پتہ لگ سکتا ہے۔

شرک وہ بری چیز ہے کہ اس کی نسبت خدا نے فرما دیا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک۔ پھر بھی مسلمان اس کے معنے نہ سمجھیں تو افسوس ہو۔

سب سے پہلا کلام جو انسان کے کان میں بوقت پیدائش و بلوغ ڈالا جاتا ہے وہ شرک کی تردید میں ہے۔ ... لا الہ الا اللہ - محمد رسول اللہ ہے یہ ایک بحث ہے کہ کان بہتر ہیں یا آنکھیں۔ مولود کے کان میں اذان کہنے کی سنت سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اگر یہ لغو فعل ہوتا۔ تو کبھی رسول اللہ کی سنت مؤکدہ نہ بنتا۔ یقظہ نومی جو بیماری ہے اس کے عجائبات سے بھی اس کی حکمتیں معلوم ہو سکتی ہیں۔

غرض پہلا حکم کانوں کے لئے نازل ہوا۔ اور انبیاء بھی اسی لا الہ الا اللہ کی اشاعت کے لئے آئے اور خدا کی آخری کتاب نے بھی اسی کلمہ کی اشاعت کی اور میں کتاب سے میں نے دینی امور کی طرف خصوصیت سے توجہ کی۔ اس میں بھی اسی پر زیادہ تر بحث ہے۔

چونکہ بعض لوگ حکیموں کی بات کو بہت پسند کرتے ہیں اور اس کلمہ کا ان کی طبیعت پر خاص اثر ہوتا ہے اس لئے یہاں ایک حکیم کی نصیحت کو بیان کیا ہے اور یہ بھی مسلّم ہے کہ آدمی اپنی اولاد کو وہی بات بتاتا ہے جو بہت مفید ہو اور مضر نہ ہو۔

شرک عربی زبان میں کہتے ہیں ساجھہ کرنے کو کسی سے کسی کے ساتھ ملانے کو۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو جوڑی نہ بناؤ۔ ایک مقام پر فرمایا ہے۔ ثم الذین کفروا بربھم یعدلون کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے برابر اس کی ذات میں کسی دوسرے کو بھی ٹھہراتا ہو۔ یہ شرک میں نے کسی سے نہیں سنا۔ ثنوی ایک فرقہ ہے جو کہتے ہیں دنیا کے دو خالق ہیں ایک ظلمت کا ایک نور کا۔ مگر برابر وہ بھی نہیں کہتے۔

خدا نے فرمایا کہ امن خلق السموات والارض - تو کفار مکہ جو بڑے مشرک تھے۔ انھوں نے بھی کہا۔ اللہ۔

اسی طرح ان کے جاہلیت کے شعروں میں اللہ کا لفظ کسی اور پر نہیں بولا گیا۔

پھر شرک کیا ہے جس کے واسطے قرآن شریف نازل ہوا سنو! دوسرا مرتبہ صفات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ازلی ابدی ہے سب چیزوں کا خالق ہے وہ غیر مخلوق ہے۔ پس یہ صفات کسی غیر کے لئے بنانا شرک ہے۔

آریہ قوم نے پانچ ازلی مانے ہیں (۱) اللہ قدیم ازلی ہے (۲) روح ازلی ہے (۳) مادہ ازلی ہے (۴) زمانہ ازلی ہے (۵) قضا ازلی ہے جس میں یہ سب چیزیں رکھی ہیں۔ اس واسطے یہ قوم مشرک ہے۔

عیسائی قوم نے کہا ہے کہ بیٹا ازلی ہے باپ ازلی ہے روح القدس ازلی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلثۃ۔

ایک قوم ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اور تصرف میں کسی مخلوق کو بھی شریک بناتی ہے۔ بدبختی سے مسلمانوں میں بھی ایسا فرقہ ہے جو پیر پرست ہے حالانکہ رسول کریم سے بڑھ کر کوئی نہیں اور وہ فرماتا ہے لا اعلم الغیب اور لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء۔ پس کسی اور ولی کو کبھی یہ قدرت حاصل ہو سکتی ہے کہ اسے جانی جان کہا جاوے اور یہ سمجھا جاوے کہ وہ حاضر و غائب ہماری پکار سنتے ہیں۔ یہ جواب جو دیا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو علم غیب یا تصرف دیدیا ہے صحیح نہیں کیونکہ شرک کے معنے ہیں ساجھی بنانا۔ خود بن جاوے یا دینے سے بنے یاد رکھو اللہ کا علم ایسا وسیع ہے کہ بشر اس کے مساوی ہو ہی نہیں سکتا جو نشان اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت کے لئے بطور نشان رکھے ہیں وہ کسی اور میں نہیں بنانے چاہئیں۔ بڑا نشان تذلل کا ہے سجدہ اس سے بڑھ کر اور کوئی عاجزی نہیں۔ زمین پر گر پڑے اب آگے اور کہاں کدھر جاویں۔ فرماتا ہے۔ لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقھن۔ پس جو غیر کو سجدہ کرے وہ مشرک ہے۔

حنفی مذہب میں یہ معرفت کا نکتہ ہے کہ رکوع کو بھی سجدہ میں داخل کر لیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ آیت سجدہ پڑھ کر رکوع چلے جانا بھی من وجہ سجدہ ہے اسی واسطے رکوع کے ساتھ نہیں آتا۔ الرکع السجود آیا ہے اردو میں ایک مصرعہ ہے سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔

ہاتھ باندھ کر بہیئت صلوٰۃ کسی کے سامنے کھڑے ہونا اور امید و بیم کے لحاظ سے اس کی وہ تعریفیں (جو خدا تعالیٰ کی کی جاتی ہیں) کرنا بھی شرک ہے اور کسی سے سوائے اللہ کے دعا مانگنا بھی۔ ہاں دعا کروانا شرک نہیں ہے۔

زکوٰۃ - بھی عبودیت کا ایک نشان ہے پس مال خرچ کرنا کسی غیر کے نام پر بامید و خوف نفع و ضرر بھی شرک ہوا۔

صوم - ایک محبت الٰہی کا بڑا نشان ہے۔ روزہ آدمی کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات اسے بھول جاتے ہیں یہ روزہ اسی حالت کا اظہار ہے۔ یہ بھی غیر اللہ کے لئے جائز نہیں

حج - عاشق جب سنتا ہے کہ میرا محبوب فلاں شخص کو نظر آیا اور فلاں مقام پر ملا تو وہ دیوانہ وار اسی کی طرف دوڑتا ہے اور اسے تن بدن کا کچھ ہوش نہیں رہتا۔ کپڑے کی خبر ہے نہ پاجامہ کی۔ پھر وہاں جا کر دیوانہ وار مکانوں میں گھومتا ہے بعینہ یہ عبادت حج کا نظارہ ہے یہ بھی کسی غیر کے لئے جائز نہیں ایک شخص نے مجھے کہا وہاں مکہ میں جا کر کیا لینا ہے۔ علی گڑھ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا جلسہ کافی ہے اس کو معلوم نہیں ہے کہ کیا کہا ہے۔

قربانی - ایک اور نشان عبودیت ہے اور وہ قربانی ہے اس میں یہ تعلیم ہے کہ جس طرح انسان کے سامنے جانور خاموش ہو کر اپنی جان دیتا ہے اسی طرح خدا کے حضور میں مومن قربان ہو جاوے

محبت الٰہی - قرآن شریف نے ایک اور شرک کی طرف بھی توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ من الناس یحبونھم کحب اللہ - والذین آمنوا اشد حبا للہ - یعنے جیسا پیار اللہ سے کرتے ہو ویسا اوروں سے کرنا خدا کا شریک بنانا ہے ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا۔ نِدّ بنانا یوں ہے کہ مثلاً ایک طرف آواز آرہی ہے۔ حی علی الفلاح ہے اور دوسری طرف کوئی اپنا شغل جس کو نہ چھوڑا۔ تو یہ بھی شرک ہے۔

ریاء اسی سلسلہ میں آخری شرک کا نام لیتا ہوں اور وہ ریا ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ حضرت صاحب سے مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم نے پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ جیسا تم لوگوں کو کسی گھوڑی وغیرہ کے سامنے ریا نہیں آسکتا اسی طرح ماموران الٰہی کو لوگوں کے سامنے ریا نہیں آتا۔ ان تمام شرکوں کا رد اسی کلمہ طیبہ میں ہے جو بہت چھوٹا ہے مگر بہت عظیم اور میرا ایمان ہے کہ افضل الذکر لا الہ الا اللہ۔ اور اس لا الہ الا اللہ کے ساتھ توحید کامل نہ ہوتی اگر اس کے ساتھ محمد رسول اللہ نہ ہوتا۔ کیونکہ دنیا نے ہادیوں کو خدا کہنا ہی شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ جیسے عاجز اور خاکسار انسان کو خدا بنایا گیا۔ کرشن جیسے خدا کے محب کو بھی ایسا ہی سمجھا گیا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں ہم پر اور احسان کئے وہاں یہ بھی کہا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ عبدہٗ و رسولہٗ - رکھ دیا۔ تاکہ آپ کی امت کبھی اس ابتلاء میں نہ پڑے۔ اور جب آپ بندے تھے۔ تو آپ کے خلفاء و نواب پر کب خدائی کا گمان ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں نیک عملوں کی توفیق دے۔ آمین

المفتی ع۲۱۶

از حضرت امیر المومنین -

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

۱ - سنتین اور نفل روزانہ شرع اسلام میں موجود ہیں - دو سنتین فجر کی نماز سے پہلے - چار سنتین ظہر سے پہلے - دو سنت دو نفل ظہر کے بعد - چار سنت عصر سے پہلے - دو سنت مغرب کے بعد - دو سنت دو نفل عشا کے بعد آٹھ رکعت تہجد - تین وتر ہر روز ثابت ہین - یہی میری تحقیق ہے - اس کے سوائے تحیۃ المسجد تحیۃ الوضو ... اشراق ہے

۲ - وتروں کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھنا سنت سے بھی ثابت ہے -

۳ - زبان سے نیت نماز کی اسلام مین ثابت نہیں ہاں حج میں آئی ہے -

۴ جو شخص سو جاوے یا بھول جاوے وہ جب جاگ جاگے یا جب اسکو یاد آجاوے او سوقت نماز پڑھ لے اس کے لئے وہی وقت ہے -

۵ عشا کے بعد سو کر اٹھنے سے تہجد کا وقت شروع ہوتا ہے -

۶ - قبل نماز مغرب بعض صحابہ نے دو رکعت پڑھی ہین -

۷ - ہمانی کے ساتھ نکاح جائز ہے -

۸ - مردوں کو لنبے بال بڑھانے کے متعلق کوئی ممانعت شرعاً نہیں -

ہان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شانہ تک گاہے بال بڑھائے ہین -

۹ - پہلو کی جڑھ عرصہ تک کرنا ممنوع نہین -

۱۰ - سر کو ہمیشہ منڈانا - شرعاً ثابت نہین -

۱۱ - میت کو ثواب و دعا ضرور پہنچتا ہے -

۱۲ - قرآن کا ثواب بھی پہونچتا ہے -

۱۳ عصر و مغرب کے درمیان خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہانا کھایا ہے -

۱۴ - قرآن کو ہاتھ بلا وضو جائز ہے -

۱۵ - طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنا شرعاً ممنوع ہے - اگر نماز پڑھتے ہوئے سورج طلوع کرے یا غروب ہو جاوے - تو اگر نمازی نے ایک رکعت پڑھ لی ہو - تو اوسکی نماز ہو جاتی ہے

۱۶ - بعد فراغ دعا ہاتھ اٹھا کر مانگنا منع نہین -

۱۷ - جو شخص تیسری رکعت مین مغرب کے وقت ملے وہ دو رکعت پڑھکر التحیات کو بیٹھے -

۱۸ - ایک کپڑے میں نماز جائز ہے - مگر بہتر ہے کہ زینت کو ساتھ رکھے

۱۹ - حمائل پہننے سے کچھ خارج ہو تو گناہ نہیں

۲۰ - تحیۃ الوضو ضروری نہین -

۲۱ - ہاتھ سینہ پر - اور ناف کے نیچے دونوں طرح جائز ہین -

شبرات کی عید - گیارہوین - بارہ وفات محرم کے معاملات موجودہ شرع اسلام مین ثابت نہین

رسول کریم ہمیشہ سحری کھاتے تھے -

نماز میں روحانی جسمانی - دینوی - دینی سب دعائیں جائز ہین -

بٹن لگانا ہی بہتر ہے -

لوگون کا مسجد مین بیٹھ کر ہاتھ اٹھا کر نماز پڑھنا دائین بائیں نماز کے بعد ہونا کوئی امر نہیں دھوتی سے نماز فاسد نہین ہوتی -

ہاتھ سے قرآن کریم گر جاوے - تو کوئی گناہ نہین -

بے جا اپنی جان پر کوئی تشدد کرتا جس کا ثبوت شرع مین نہین رہبانیت ہے -

فرضوں مین بعد فاتحہ کے سورۃ کا پڑھنا ممنوع نہین -

جواب ۲۱۷ - نابالغ کی طلاق ہرگز نہیں ہو سکتی -

۲ - جو خاوند بی بی کو نان و نفقہ نہ دے میری تحقیق میں اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے -

۳ - کوئی نکاح بدون رضامندی لڑکی اور اس کے وارث کے میرے نزدیک شرعاً اسلام میں جائز نہیں میری تحقیق مین عورت "ولی" نہیں ہو سکتی -

امر امیر

کسی شخص نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا - کہ حضرت ابوبکر افضل ہین - یا ہمارے حضرت مرزا صاحب - آپ نے ایسے سوالات پر ایک پر جوش تقریر فرمائی - جس کا خلاصہ میرے اپنے الفاظ مین یہ ہے - کہ ایسے سوالات سے جو نہ انسان کی دنیا میں مفید ہوں - نہ عاقبت مین - پرہیز چاہیئے -

مسلمانون مین بہت سے بیہودہ بحثین ہوتی رہتی ہین - مثلاً حضرت موسیٰ کا عصا حضرت نوح کی کشتی کس لکڑی کی تھی - اصحاب کہف کے کتے کا کیا رنگ تہا -

حضرت نوح کے بیٹے حضرت موسی کی والدہ کا کیا نام تہا خاتون جنت کا درجہ بڑا ہے یا حضرت مریم کا - اسطرح امیر المومنین خدیجہ و عائشہ اور خاتون جنت میں سے کسکا درجہ بڑا ہے - اس فضیلت کی بحث میں سے ایک بحث ہے - حضرت ابوبکرؓ کے مدارج کی جس پر تیرہ سو برس سے کتابین لکھی جا رہی ہین - بلکہ کشت و خون تک نوبت پہنچی ہے - اور کچھ فیصلہ نہیں ہوا - میں نے ایک خواب دیکھا جو یقیناً سچا ہے - وہ یہ کہ حضرت علیؓ سے مین نے مسئلہ فضیلت دریافت کیا - تو انہون نے فرمایا - کہ فضیلت انسان کی ان باتون پر موقوف ہے - جو دل کو جناب الٰہی سے تعلق ہے - اب اس تعلق کی خبر سوائے حضرت حق سبحانہ کے اور کس کو ہو سکتی ہے - ہمین کیا ضرورت ہے - اور کونسی مجبوری پیش آئی ہے - کہ ان سوالات پر بحث کرین - یہ خلاصہ ہے - اس لئے شائع کرتا ہون کہ تا بیرونجات کی احمدی بھی ایسے سوالات پر بحث کرنے سے پرہیز کرین -

رضا بقضا

فرمایا - لقمان حکیم جس کے ملازم تھے - وہ آقا جب کوئی چیز کھانے لگتا تو حضرت لقمان کو بھی اپنے ساتھ شریک کر لیتا ایک دفعہ چند خربوزے تھے جو آقا کو بہت خوشنما معلوم ہوئے - اس نے لقمان کو بلایا - اور خود خربوزہ چیر کر لقمان کو کھانے کیلئے دیا - لقمان نے بہت ہی شوق اور محنت سے کھایا حالانکہ وہ سخت ہی کڑوا تھا - آقا نے یہ دیکھکر کہ لقمان بہت شوق سے کھا رہا ہے - دوسرا خربوزہ بھی چیر دیا - مگر جب خود دیکھا تو تعجب سے پوچھا کہ لقمان! یہ تو بڑا کڑوا ہے - حضرت لقمان نے کہا - حضور اتنی مدت میں آپ کے ہاتھ سے شیرینی کھاتا رہا ہون - اگر ایک دفعہ کی تلخی پر شکایت کرون تو بہت ہی بری بات ہے -

انسان پر جب کوئی مصیبت آئے تو گھبرائے نہیں - اور بے صبری کے کلمات منہ سے نہ نکالے - اور یہ خیال کرے کہ اللہ تعالےٰ نے ہم پر کیا کیا احسانات و انعامات کئے ہین - کیا ہوا اگر ہماری اصلاح کے لئے کبھی کوئی بھی بھیجدے

خط و کتابت - (۱) متعلقہ دفتر بلحاظ عہدہ یعنی ایڈیٹر و مینجر کو نام ہونی چاہیئے (۲) خریدار کا نمبر بھی ضرور دینا چاہیئے (۳) جو پرچہ وقت پر نہ پہونچے ہفتے کے اندر طلب کیا جاوے - (۴) اخبار کی بقایا ۱۹۰۹ء و قیمت ۱۹۱۰ء جلد ادا فرماوین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعجاز احمدی

(اکمل)

حضرات ناظرین کو معلوم ہو کہ میرے سید و مولیٰ نے کئی سو اشعار کا ایک قصیدہ لکھ کر بطور تحدی شائع کیا تھا اور تمام علماء و فضلاء کو چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر کسی مین طاقت ہے۔ تو اس کا جواب دے اس قصیدہ کا آج تک کوئی جواب نہین دے سکا۔ ایک صاحب نے اہم بائمی بننے کے لئے جواب شروع کیا۔ مگر وہ ادھورا ہی چھوڑ مرے اور ماموریت کے مقابل پر ظفر نہ پائی۔

اس قصیدہ کے اعجاز پر ذکر ہو رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا ثناء اللہ امرتسری نے اس کے اشعار کی غلطیان نکالی ہین اور کسی احمدی نے تاحال ان کا جواب نہین دیا۔

مین نے اسے کہا کہ جواب نہ دینا تو غلط ہے ہان البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس کے شائع کرنے کی ضرورت نہ سمجھی گئی ہو کیونکہ اعتراضات بالکل لغو ہین۔

اس کے بعد مین نے الہامات مرزا کے اس حصہ کو دیکھا جس مین اس قصیدے پر اعتراضات ہین ان کا مختصر جواب عرض کرتا ہون تاسب بھائیون کے لئے مفید ہو۔

اعتراض اول۔ چونکہ مرزا صاحب پہلے بھی فصاحت و بلاغت زبان کی تحدی کرتے آئے ہین اس لئے یہ نشان سہ سالہ پیشگوئی کی ذیل مین سمجھنا "تحصیل حاصل" ہے۔

جواب۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ ایک بیمار کو طبیب نسخہ دیتا ہے اور اس سے آہستہ آہستہ شفا ہوتی ہے۔ مگر بیمار اس سے پوری کامیابی خیال نہ کر کے پھر درخواست نسخہ کرتا ہے۔ تو طبیب حاذق چونکہ اس نسخہ کو مفید سمجھتا ہے۔ اس لئے بار ثانی بھی وہی نسخہ بتا دیتا ہے اور اس کو کوئی بھی تحصیل حاصل نہین کہتا۔

(ب) یہ نشان ان مجموعہ نشانات کا جو سہ سالہ پیشگوئی کی ذیل مین حضور مغفور نے بیان کئے ایک حصہ ہے پس اگر طبیب بیمار کی درخواست پر نسخہ بدل دے لیکن ایک دوا جو کہ مفید ثابت ہوتی تھی۔ اس نسخہ مین رہنے دے۔ تو کیا عقلمند کہہ سکتا ہے کہ یہ تحصیل حاصل ہو؟

اعتراض دوم۔ تقریباً ایک ورق کا خلاصہ یہی ہے کہ اشعار مین اقوا و اصراف کا عیب ہے یعنی قصیدے کا مجری ضمہ ہے اور حضرت کہین کسرہ لائے ہین کہین فتح۔

جواب۔ ایسے طویل قصیدے مین یہ لازمی بات ہے اختلاف روی کے لئے سبعہ معلقہ کا ایک شعر مندرج ہے۔

علیٰ قطنٍ بالشیم ایمن صوبہ - وایسرہٗ علی الستار فیذبلٖ

فیذبل اصل مین غیر منصرف ہونے کے اعتبار سے کسرہ کا متحمل نہین تھا۔ مگر روی مین آگیا ہے اور اس شاعر کی مدح مین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول کہ قیامت مین شاعرون کا جھنڈا اسی کے ہاتھ مین ہوگا" بس ہے۔

اعتراض سوم۔ ؎ فقل ایہا القادی اخاک ابا الوفا لما یخدع الحمقیٰ وقد جاء منذرا۔ ہر قاری کو ابو الوفاء کا بھائی بنایا ہے۔ اور ابو الوفا کو خدع سے موصوف کیا ہے تو قاری کو بھی گویا اسی سے موصوف کر دیا۔

جواب۔ لا حول ولا قوۃ۔ یہ کیا اعتراض ہے۔ بلحاظ انسان ہونے کے اگر بھائی کہہ دیا۔ تو کیا ہوا۔ مثل کا ذکر ہی نہین۔

اعتراض چہارم۔ وان قضاء اللہ ما یخطی الفتیٰ۔ لہ خافیات لا یراہا المفکر۔ لا یراہا کا فاعل مفکر ہے اور مفکر کا کام رویت نہین۔

جواب۔ یہ ایسا ہی اعتراض ہے جیسے کوئی کہدے۔ واتی المومن الاحزاب۔ مین مومن کیون کہا۔ مومن کا کام تو یقین ہے جو قلب یا عقل سے تعلق رکھتا ہے نہ رویت ہے جو بصر سے تعلق رکھتی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ معترض نے اس باریک حقیقت کو نہین سمجھا۔ جو اس لفظ نے ادا کی ہے وہ یہ ہے کہ فکر و تدبر کے سوا دیکھنا فی الحقیقت "نہ دیکھنا" ہوتا ہے۔ خداوند کریم فرماتا ہے ینظرون الیک وہم لا یبصرون۔ اور فرماتا ہے۔ صم بکم فہم لا یرجعون۔ اور جہان اختلاف اللیل والنہار اور اختلاف الالوان کو مرئی نشان بتایا ہے وہان ان کی نسبت جابجا فرماتا ہے ان فی ذالک لآیات لقوم یتفکرون۔ یتدبرون۔ یعقلون۔ پس ثابت ہوا کہ رویت بغیر از فکر منفی نہین تو کم از کم ناقص تو ضرور ہے اور چونکہ شعر مذکور مین خافیات کی کمال خفا کا اظہار مقصود تھا لہذا یون بیان کیا گیا کہ رویت ناقصہ سے ان کو معلوم کرنا تو درکنار وہ تو رویت کاملہ (یعنے رویت مع الفکر) سے بھی نہین معلوم ہو سکتین الغرض مفکر کا لانا ایک اعلیٰ درجہ کی خوبی پر مشتمل ہے نہ باعث اعتراض

اعتراض پنجم۔ ولان قومی انسونی کطالبٍ دعوت لیعطوا عین عقل وبصروا۔ بصروا کا عطف یعطوا پر صحیح نہین۔

جواب۔ بصروا کا عطف یعطوا پر جائز ہے۔ ماضی کا عطف جب مضارع پر ہو تو وہ مضارع کے معنون مین ہو جاتی ہے یہ مشہور شعر ہے۔ ؎

آمدہ ماضی بمعنی مضارع چند جا۔ عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتداء

اعتراض ششم۔ ایا عابد الحسنین آیاتٌ واللظی۔ وما لک تختار السعیر وتشعر* وتشعر پر تو غلط ہے۔ مضارع حال تو ضمیر سے آتا ہے۔

جواب۔ مضارع مثبت جب حال ہو تو اس پر واؤ ہی آتا ہے اور فصیح کلام مین ایسا آیا ہے ہان نحات اپنے قواعد کے انضباط کیواسطے اس مضارع کو مأوّل بجملہ اسمیہ کر لیتے ہین۔ شواہد عینی جلد ثالث صفحہ ۱۸۸ مین یہ شعر لکھا ہے۔ ؎ علقتہا عرضاً واقتل قومہا زعماً بعمرا بیک لیس بمزعم۔ اور اس کے نیچے لکھا ہے۔ الاستشہاد فی قولہ واقتل قومہا حیث وقع حالاً وہو مضارع مثبت پھر ایک اور مثال پیش کی ہے۔ قمت واصاک عینہ۔

اعتراض ہفتم۔ فقلت لک الویلات یا ارض جولر۔ لعنت بملعون فانت تدمر۔ انت ضمیر مونث۔ تدمر صیغہ مذکر مخاطب۔

جواب۔ نحو کا یہ مشہور مسئلہ ہے کہ مواضع مذکر و مونث حسب مرضی متکلم بنائے جاتے ہین۔ نیز علم بدیع محاسن معنویہ مین ایک صنعت استخدام ہے جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ مرجع مین ایک اعتبار اور چیز مراد ہو اور دوسرے اعتبار سے دوسری۔ یہان تک کہ تذکیر و تانیث وغیرہ سب امور مین یونہی کیا جاتا ہے اور یہان پر تو بالکل ظاہر تھا کیونکہ موضع سے اکثر اہل و سکان مراد ہوتے ہین۔

اعتراض ہشتم۔ ؎ فیاتی من اللہ العلیم معلم۔ ویہدی الیٰ اسرارہا ویفسر* اسرارہا مین ضمیر مونث اللہ کی طرف پھیر دی ہے

جواب۔ یہ ہو ایمانداری ان معترضین کی حضرت ذرا اس سے پہلا شعر تو پڑہیئے۔ ؎ وکم من حقائق لا یری کیف شبہا۔ کنجم بعید نورہا یتستر۔ بہت سی حقیقتین ہین۔ جن کی صورت نظر نہین آتی اس ستارہ کی طرح جو دور ہے۔ ان حقائق کا نور چھپا رہتا ہے پس ان حقائق کا بھید ظاہر کرنے کے لئے خدا کی طرف سے معلم آتا ہے۔ جو تفسیر فرماتا ہے۔

اعتراض نہم۔ وان کان ہذا الشرک فی الدین جائزاً۔ فما للعزیٰ رسل اللہ فی الناس بعثروا۔ یہ شعر دو بار قصیدے مین آیا ہے۔

جواب۔ آیات قرآن مجید مکرر سہ کرر آتی ہین۔ کیا وہ بھی محل اعتراض و مخل فصاحت ہین۔ فما ہو جوابکم فہو جوابنا۔

حضرات ناظرین

آپ اپنے بدر کے لئے خریدار مہیا کرنے کی طرف توجہ فرماوین ہر ایک خریدار اپنا فرض سمجھے کہ کم از کم ایک اور خریدار دے!

چکڑالوی فرقہ

مین تعجب کرتا ہون ان لوگون کے طرز عمل پر کہ ایک طرف تو یہ تمام جہان کے سلمانون کو اس بات پر مشرک ٹھہراتے ہین کہ وہ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کیون کرتے ہین اور دوسری طرف خود مولوی عبد اللہ کے اجتہادات کو وحی من السماء سمجھتے ہین۔

چکڑالویون مین اختلاف آراء سے جو تفرقہ پڑ رہا ہے وہ خود اس بات کی ہدایت کر رہا ہے کہ ایک امام کی ضرورت ہو اور پھر آیات قرآن شریف کا فہم جو مولوی عبد اللہ کو حاصل ہے وہ ان کے غیر کو حاصل نہیں۔ اگر سوچین تو اس مین بھی ان کے لئے ایک سبق ہے کہ ایک ہندی شخص جو روحانیات سے بالکل بہرہ ور نہین اور جو نہ نبی ہے نہ رسُول۔ جب وہ ایسی باتین قرآن کریم سے مستنبط کر رہا ہے (قطع نظر اس کے کہ وہ غلط ہین یا صحیح) جو دوسرے اہل قرآن کو نہین سوجھتین تو کیا وجہ ہے کہ وہ خاتم کمالات رسالت و نبوت جو قرآن شریف کی عظیم الشان وحی کا مہبط تھا اس کا استنباط بہر طور اعلیٰ واجلیٰ واصح نہ ہو۔

اور کیا ضروری ہے کہ ہم بھی ان وجوہ استنباط سے آگاہ ہون جبکہ موجودہ گورنمنٹ کے قوانین کی جزئیات سے تمام رعایا کو واقفیت نہین یہ لوگ رسُول کی اطاعت کو شرک ٹھہراتے ہین اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول مین رسُول کے معنے قرآن کے کرتے ہین۔ مگر وہ سیاق و سباق کو نہین دیکھتے۔ ذرا سورۃ نور کی اس آیت کے معنے تو کرین۔

قل اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل و علیکم ما حملتم و ان تطیعوہ تھتدوا۔ و ما علی الرسول الا البلٰغ المبین۔ علیہ ما حمل سے صاف ظاہر ہے کہ اس سے مراد نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔ چنانچہ آپ کی اطاعت کی۔ دوبارہ ان تطیعوہ مین تاکید فرمائی۔

زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ قرآن شریف ہی کی اطاعت کا حکم فرماتے تھے۔ مگر غور کرنے کے قابل تو یہ بات ہے کہ ایک آیت ہے اور ایک اس کی تفہیم۔ تفہیم کے لئے الفاظ ضروری نہین۔ آپ جب انسان کا لفظ بولتے ہین تو معاً ایک تفہیم آپکے ذہن مین آتی ہے۔ جس کو الفاظ مین ادا کرنے کے لئے کئی صفحون کی کتابین لکھی گئی ہین۔ اسی طرح صلوٰۃ کا لفظ ہے۔ جب اقیموا الصلوٰۃ کا حکم ہوا تو صلوٰۃ کی تفہیم نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی (وحی کے ساتھ کشفی نظارہ بھی ہوتا ہے۔)

آپنے اسے پڑھ کر دکھا دیا اور آپ کا وہ طرز عمل سنت سے قرآن مجید کی طرح اب تک محفوظ چلا آتا ہے۔ وہ تواتر کے درجہ پر پہونچا ہوا ہے اور جس مین یقیناً کوئی ریب نہین ایسی جزئیات کی تشریح قرآن مجید مین ضروری نہین تھی۔ کیونکہ ان جزئیات کا بتانے والا ایک نفس مزکی خاتم النبیینؐ موجود تھا۔

تفصیل لکل شیئٍ۔ کے یہ معنے نہین کہ اب صلوٰۃ کے الفاظ بھی اسمین ہون۔ تفصیل سے مراد تو اس کا عربی زبان مین ہونا ہے اسی لئے وہ غیر عربون کو عجمی کہتے تھے اور کل شیئٍ کے معنے سمجھنے کے لئے اوتیت من کل شیئٍ۔ پر غور کرین کیا ملکہ کے پاس رسالہ اشاعۃ القرآن بھی پہونچا تھا؟ ضروریات سلطنت جو انگریزون کے پاس ہین اس کے پاس بھی تھے؟

چکڑالوی نے جس طریق سے اذکار قرآن شریف نکالے ہین اول اس کے ایسے اجتہادات مین معصوم عن الخطاء ہونے کا کیا ثبوت ہے جو ساری دنیا کے ہادی کے لئے ضروری بات ہو۔ پھر جس طریق پر کرتی آیت کسی پارہ سے اور کوئی کسی پارہ سے لے کر جمع کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تک تمام قرآن مجید نازل نہین ہو چکا۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اس کے صحابہ کرام معاذ اللہ بے نمازہی رہے ہین۔ کیونکہ جب تک ساری نماز کا طرز معلوم نہ ہو چکے۔ نماز کیون کر پڑھ سکتے ہین۔

ایک ضروری تقریب مباحثہ رام پوری

حضرات یہ رسالہ ہے رشحات القلم الاحسن۔ لاحسن المناظرین السید محمد احسن احسن اللہ حالہ و مالہٗ وحسّن بالہ واعمالہ الامروہوی صانہ اللہ عن الشر الخفی والفر الجلّی۔

کون نہین جانتا کہ مولانا ہماری جماعت کے درخشندہ ممبر ہین اور امام مغفور کی تائید مین جس قدر کتابین۔ علمی کتابین جو مخالف علماء کے لئے حربہ کاری ہین۔ آپنے لکھی ہین اور کسی نے نہین لکھین۔

اس رسالہ مین اولاً آپنے وہ شرائط لکھی ہین جو مباحثہ رام پور پر مقرر ہوئی تھین۔ ایک بالغ نظر دیکھ سکتا ہے۔ کہ اول تو آپنے شرائط ہی مین مخالفین کا رد کر دیا ہے۔ پھر اپنا وہ مضمون درج کیا ہے جو وفات مسیح پر آپنے پڑھا۔ مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات کا نمونہ پیش کر کے ان کا ہی مختصر جواب دیا ہے۔ پھر آپنے ختم نبوۃ کی بحث بہت ہی قابلیت سے کی ہے اور انہی آیات سے اپنا دعویٰ ثابت کیا ہے۔ جو خصم اپنی تائید مین پیش کرتا ہے یہ مولانا کا ابتداء سے طرز چلا آتا ہے کہ وہ خصم کی دلیل ہی سے اپنا دعویٰ ثابت فرمایا کرتے ہین۔ دشمن پر اپنی تلوار کا وار تو آسان ہے مگر اُسی کے ہتھیار سے اس پر وار کرنا خاص مرد میدان کا کام ہو سکتا ہے۔ آپنے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث ختم بہ البنیان وختم بی الرسل سے ہی ثابت کیا ہے کہ صاحب نبوت جزئی اس امت مین پیدا ہونا ضروری ہے۔ پھر آپنے اقتضائے حالات زمانہ بعثت مجدد کے لئے پر بحث فرمائی ہے۔ بحث چہارم صدق دعویٰ حضرت اقدسؑ پر ہے اور بحث پنجم اس امر مین کہ ملہم سے الہامات الٰہی کے

فہم مین خطائے اجتہادی واقع ہو جاتی ہو۔ میرا جی چاہتا تھا کہ اس رسالہ کی تعریف مین بہت کچھ لکھتا۔ مگر گنجائش کم ہے اس لئے اس شعر پر ختم کرتا ہون۔ ؎

دامان نگہ تنگ و گل حُسن تو بسیار
گلچین بہار تو ز دامان گلہ دارد

حجم ۲۱۸ صفحے۔ قیمت ۱۲؍۔ ملنے کا پتہ۔ سید محمد یعقوب غفرلہ الخطایا والذنوب۔ امروہہ۔ محلہ شاہ علی سرائے۔

حنفیون سے ایک سوال

دیہات مین اکثر حنفی مُلّان جمعہ نہین پڑھتے۔ بلکہ پڑھنے والے کو کافر کہتے ہین۔ مین ان سے پوچھتا ہون۔ کہ پھر آپ عیدین کی نماز کیون پڑھتے ہین کیونکہ دُرِّ مختار مین جو حنفیہ کی بہت ہی معتبر و مستند کتاب ہے۔ صاف لکھا ہے۔

تجب صلٰوتھما فی الاصح علی من تجب علیہ الجمعۃ بشرائطھا المتقدمۃ سوی الخطبۃ فانھا سنۃ بعدھا۔ و فی القنیۃ صلٰوۃ العید فی القریٰ تکرہ تحریماً ای لانہ اشتغال بما لا یصح لان المصر شرط الصحۃ۔ کہ عیدین کی نماز اسی پر واجب ہے۔ جس پر جمعہ واجب ہے اور یہ کہ عید کی نماز دیہات مین مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ اس کام مین اشتغال ہے جو صحیح نہین۔ اب اے حضرات فرمایئے آپ کیون جمعہ نہین پڑھتے اور عید اپنے مذہب کے مسلمات کے خلاف پڑھتے ہین کیا اس لئے کہ عید کے دن کچھ غلّہ اور نقدی مل جاتی ہے۔

"ٹوٹے ہوئے دل کی آواز"

یاروں کو ہم سے اب تک کیوں بدگمانیاں ہیں
کیوں چھیڑ خانیاں ہیں کیوں بد زبانیاں ہیں
دیکھو نہ مرے دل کو اے دوستو! دُکھاؤ
از بس مری گھڑی کی نازک کمانیاں ہیں
روح و رواں عالم! تجھ پہ نثار پیہم
ہم کشتگاں کی ہر دم یہ زندگانیاں ہیں
آنکھون سے اشک بہنا لب پر فغان کا رہنا
عشق نبیؐ کی مجھ میں۔ یہ دو نشانیاں ہیں
دنیا ہے آنی جانی۔ ہر چیز اس کی فانی
جیسے ہو کی زندگانی۔ جھوٹی کہانیاں ہیں

پتہ چاہیئے ۔ خاکسار کا ارادہ ہو کہ شہر آگرہ مین جہانکہ اس وقت کوئی انجمن جماعت احمدیہ کی قائم نہین ہو باقاعدہ انجمن قائم کی جاوے لہذا جو کوئی [illegible]

محمد عاشق صاحب کا فرار

ڈیرہ دون میں کوئی میان محمد عاشق صاحب اس سلسلہ کی مخالفت کے سرگرم ممبر سمجھے جاتے ہیں ان کے آئے دن کے جھگڑوں سے تنگ آکر ہمارے جوشیلے دوست مسٹر محمد علی خان صاحب نے انہیں ایک چیلنج دیا تھا - جو درج ذیل ہے -

چیلنج بنام

محمد عاشق سکنہ ڈیرہ دون وارد حال مقیم بردوکان شیر علی پنساری راجپور عرصہ سے آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم نبی ناصری صاحب انجیل کی حیات و ممات اور جناب حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود کرشن علیہ السلام کے دعاوی پر برادران احمدی سے نفضول بحث کے پیرایہ میں گفتگو کرتے رہتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا - اور خود فتح و شکست کا نقارہ بجانے لگتے ہیں - کاش کہ اگر آپ کو ایسا ہی شوق ہے - تو میں آپ کو یہ چیلنج دیتا ہوں - کہ آپ تاریخ و شرائط مباحثہ ہم سے طے کر کے جس وقت آپ چاہیں گفتگو کر لیں - جواب سے فوراً اطلاع دیں - فقط

محمد علی خان عفی اللہ عنہ احمدی

نوٹ - "گفتگو قرآن کریم احادیث صحیحہ اور منہاج النبوۃ سے ہوگی"

یہ محمد عاشق صاحب نے اس چیلنج کے لفافہ پر یہ الفاظ لکھ کر واپس کر دیا کہ مجھے اس خط کے دیکھنے یا پڑھنے یا جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں - ریاض الدین نے اچانک لفافہ پھاڑ دیا لہذا کاتب کو واپس بھیجا گیا - فقط -

یہ ہے نمونہ ہمارے مخالفین کے تحقیق حق کا کہ غیبت میں جو چاہتے ہیں لوگوں میں بدظنی پھیلاتے پھرتے ہیں اور ہم سے کچھ سننا نہیں چاہتے -

انارکی بدامنی پر حضور لاٹ صاحب کی کھلی رائے

یکم جنوری کو پنجاب کے ہندو اصحاب کا ایک ڈیپوٹیشن زیر صدارت مہاراجہ صاحب دربھنگہ گورنمنٹ ہاؤس لاہور میں نواب لاٹ صاحب پنجاب کی خدمت میں پیش ہوا کہ ہم حضور کو اس صوبہ اور اس کے علاوہ کل ہندوستان کے ہندوؤں کی دلی اور گہری وفاداری کا یقین دلاتے ہیں - اس کے جواب میں حضور لاٹ صاحب نے فرمایا جو کچھ اس کے بعض فقرات قابل توجہ یہ ہیں فرمایا -

پولیٹیکل دیوانوں نے قاتلانہ حملے کر کے اس ملک کو ملزم ٹھہرایا ہے ان حملوں پر آپنے نفرت اور غصہ کا اظہار کیا ہے - لیکن میں یہ خیال کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر ملک میں اس کو نیست و نابود کرنا مقصود ہے تو آجکل خالی لفظوں کی ضرورت نہیں - بلکہ اس کے علاوہ اور چیز کی بھی ضرورت ہے -

(۲) اس ملک کے وفادار اور پابند قانون لوگوں میں بحیثیت مجموعی کوئی تحریک نہیں دیکھی گئی اور انہوں نے صاف طور پر بلا شک و شبہ ایسے جرائم پر اظہار نفرت و ناراضگی نہیں کیا ہے جب ایک دیوانہ شخص نے لیڈی منٹو و لارڈ منٹو وائسرائے کی جان لینے کی کوشش کی تھی تو وہاں پر جمع شدہ لوگوں نے اسکو پکڑنے کی کوشش نہ کی اگرچہ بہت سے لوگ (جو وہاں موجود تھے) امداد دے سکتے تھے - علاوہ اس کے اس صوبہ میں بھی کھلے طور پر باغیانہ کتابیں اور رسالے جلدی سے بک جاتے ہیں ...... افسوس ہے کہ ہندوستان کے اس حصہ میں ایسی کتابوں اور رسالوں کے مصنف اکثر ہندو ہی ہیں اور جن لوگوں نے خوفناک جرائم کئے ہیں یا جو بغاوت میں سزایاب ہوئے ہیں اکثر ہندو جماعت کے ممبر ہیں اس لئے آپ جیسے ہندوؤں کا فرض ہے کہ آپ اپنے اثر کے ذریعہ سے اس مجرمانہ سازش کے دبانے کے لئے گورنمنٹ کی مدد کریں ...... اور خالی الفاظ جن پر عمل نہ کیا جاوے غداروں کو حوصلہ دلانے کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں دیتے اور غدار یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ کہنے والے کہتے تو کچھ ہیں لیکن دل سے ہمارے ساتھ ہیں ...... گورنمنٹ کب تک صبر کے ساتھ ان کو دیکھتی رہیگی اور کب تک اپنے افسروں کو وہ خاص حفاظت عطا کریگی جو صوبہ سرحد میں اسی قسم کے قاتلانہ حملوں سے بچاؤ کے لئے سرکاری افسروں کو حاصل ہے -

انتخاب ممبران کونسل پنجاب - آخرکار پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبروں کا انتخاب کا کام ختم ہو گیا - کل ۱۴ غیر سرکاری اور ۱۰ سرکاری ممبر منتخب اور نامزد ہو چکے سرکاری ممبر تمام یوروپین ہیں غیر سرکاری ممبروں میں دو یورپین - پانچ ہندو اور سات مسلمان ہیں مسلمانوں کی تعداد کی زیادتی محض اتفاقی ہے کیونکہ ہندو امیدواروں نے آپس میں مقابلہ کیا - پنجاب کی جدید لیجسلیٹو کونسل کے پہلے اجلاس میں غیر سرکاری ممبروں نے جو ایک ممبر بطور اپنے قائمقام وائسرائے ہند کی کونسل کے لئے منتخب کیا ہے وہ سکھ ہے یعنی آنریبل سردار پرتاب سنگھ صاحب آہلووالیہ ...... چونکہ پنجاب کی کونسل میں غیر سرکاری مسلمانوں کی تعداد نصف سے زائد ہے اس لئے اگر وہ کسی اور قوم کے شخص کو منتخب کرنا نہ چاہتے تو بالکل ممکن تھا -

خبریں - مقام میں ڈونیا میں ایک دہقان عورت سے ایک ہی وقت میں پانچ لڑکیاں پیدا ہوئیں جو اب تک سب زندہ ہیں -

دلی ہوٹل واقعہ برلن میں ہولی وائن کے چند دور ن کیسز میں جو ڈیڑھ سو برس سے محفوظ رکھے ہوئے ہیں انکی ایک بوتل کی قیمت ۴ لاکھ پونڈ ہے اور ایک گلاس کی قیمت ۵۳۴۰۴ اور ایک قطرہ کی قیمت ۵۰ پونڈ ہے -

ہوین ابجد کے صرف ۱۲ حروف ہیں اور تاتار کی ابجد کے ۲۰۸ حروف ہیں

میکسکن لیڈیاں چاکولیٹ کی ایسی مشتاق ہیں کہ گرجہ میں بھی اپنے ساتھ لیجاتی ہیں اور عبادت کے بیچ میں اسے پیتی ہیں -

مہاراج گائیکواڑ نے حکم دیا ہے کہ ان کے دربار میں حاضر ہونیوالے دیسی لباس پہنکر دربار میں آیا کریں نہ کہ انگریزی -

امرتسر سیالکوٹ کی ریلوے براہ پسرور نارووال ڈیرہ نانک تک بنائینگے اور بٹالہ بھی اس سلسلہ میں ہوگا

امیر کابل نے سازش کے تمام افغانی قیدی معاف کر کے چھوڑ دیئے لیکن پنجابی قیدی بدستور محبوس ہیں - امیر صاحب اپنی فوج کے لئے کچھ ڈاکٹر قسطنطنیہ سے منگوانے لگے - ایک ترکی ملازم کو اسی کام پر بھیجا ہے -

لاہور میں تجارتی اور صنعتی و حرفتی علوم کی ایک مکمل لائبریری جاری کرنا منظور کیا گیا ہے

اخبار بیداری کے اوڈیٹر ایشری پرشاد پر مقدمہ لائبل پولیس ۲۴ کو پیش ہوگا - مقدمہ سڈیشن چل رہا ہے - آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ جلسہ دہلی میں عالی جناب آغا خان صاحب پریسیڈنٹ ہوں گے - ۲۹ تا ۳۱ جنوری کو -

ایک مشہور امریکن سائنس دان کوشاں ہے کہ سیارہ منگل سے خط و کتابت کرے تین کروڑ روپیہ کا خرچ اندازہ کیا گیا ہے ماہ جولائی میں یہ سیارہ ۵۰ ہزار میل نزدیک ہوگا - شیشوں سے اشارہ دیا جاوے گا -

اطمینان رہے - رسید اگلے ہفتے چھاپ کر بھیجدیجاویگی ۱۹۰۹ء کا بقایا جن لوگوں نے ادا نہیں کیا یا سنہ ۱۹۱۰ء کی قیمت حسب وعدہ جلسہ پر ادا نہیں کی انکو نام وی پی ہونگے -

ضرورت ملازمت - ہمارے ایک نوجوان احمدی دوست عمر قریباً ۳۰ سال جو انگریزی اُردو دفاتر کے کام سے بخوبی واقف ہیں اور عرصہ ۸ ماہ سے ملازم تھے بعض غیر احمدیوں کے تعصب کا نشانہ ہو کر آجکل بیکار ہیں اگر کوئی صاحب انکی ملازمت کے واسطے ساعی ہوں تو بڑی مہربانی ہوگی - خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو -

نئی ہم عصر کا خیر مقدم

حق آوی اور ایک دس خوش مذہب ہے کیونکر ہو سکتا ہے دلی شاہان دین و دنیا کا پایۂ تخت رہا ہے اس خصوصیت کے لحاظ سے ضروری تھا کہ احمدی سلسلہ کا ایک پرچہ وہاں سے موجودہ فتن کو ...... دور کرنے کے لئے جاری ہو چنانچہ ہمارے سلسلے کے مشہور مناظر میر قاسم علی صاحب نے یہ پرچہ جاری کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اپنے مقصد میں کامیاب کرے احباب سے امداد کی امید ہے - قیمت ۱ر ہفتہ وار مقاصد مسلمانوں میں باہمی اتفاق بڑھانا - دیانندی باطل تعلیم کے طلسم کو توڑنا - گورنمنٹ برطانیہ کے لئے رعایا میں وفاداری و اطاعت کا جوش پیدا کرنا - دفتر الحق - منڈی پھولکی - دہلی -

ہمارا موجودہ امامؑ

میرے معزز ناظرین ایک عرصہ سے میں اس سرخی کے ماتحت یہ لکھنا چاہتا تھا۔ کہ ہمارا موجودہ امام ہمیں ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ خدا تعالے کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس زمانہ پر از ظلمت میں ہمارے وہم گمان سے بڑھ چڑھکر اللہ تعالے نے محض اپنی صفت رحمانیت سے ایسے امام سے ہماری عزت افزائی فرمائی۔ کہ جسکی تعریف جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء علیہ الف الف صلوۃ نے اپنی مختلف تالیف میں فرمائی چنانچہ بڑے شکرانہ کے ساتھ فتح اسلام میں تحریر فرماتے ہیں۔

اسجگہ میں اس بات کے اظہار اور اس شکر کے ادا کرنے کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنیوالے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جسکو خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قایم کیا ہے۔ محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالےٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کے ذکر کرنیکے لئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام اُن کے نور اخلاص کی طرح نور الدین ہے۔ میں اُن کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلاء کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ اُن کے دل میں جو تائید دین کے لئے جوش بھرا ہے۔ اس کے تصوّر سے قدرت الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسبابِ مقدرت کے ساتھ جو اُن کو میسّر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کے لئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے نہ صرف حسن ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں۔ کہ اُنہیں میری راہ میں، مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر میں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے اُن کے بعض خطوط کی چند سطریں بطور نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نور الدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اور وہ سطریں یہ ہیں۔ مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عالیجناب میری دُعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کیجناب میں حاضر رہوں۔ اور امام زمان سے جس مطلب کیواسطے وہ مجدد کیا گیا ہو وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفا دیدوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کیطرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ میں آپکی راہ میں قربان ہوں میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپکا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں۔ کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچگیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمایئے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجالاؤں کہ اُنکی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کر دوں حضرت پیر و مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے میرا منشاء ہے۔ کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو۔ وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے۔ اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنیکے لئے طیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔

مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور اُنکی غمخواری اور جان نثاری جیسے اُن کے قال سے ظاہر ہے۔ اُس سے بڑھکر اُن کے حال سے اُنکی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں۔ کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اس راہ میں فدا کر دیں۔ اُن کی روح محبت کے جوش اور مستی سے اُن کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے۔ اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ لیکن یہ نہایت درجہ کی بیرحمی ہے۔ کہ ایسے جان نثار پر وہ سارے فوق الطاقت بوجھ ڈال دیئے جائیں۔ جن کو اُٹھانا ایک گروہ کا کام ہے۔ بیشک مولوی صاحب اس خدمت کو بہم پہونچانیکے لئے تمام جائیداد سے دست بردار ہو جانا اور ایوب نبی کی طرح یہ کہنا کہ "میں اکیلا آیا اور اکیلا جاؤنگا" قبول کر لینگے لیکن یہ فریضہ تمام قوم میں مشترک ہے۔ اور سب پر لازم ہے۔ کہ اس پُر خطر اور پر فتنہ زمانہ میں کہ جو ایمان کے ایک نازک زمانہ کو کہ جو خدا اور اس کے بندے میں ہونا چاہیئے بڑے زور شور کے ساتھ جھٹکے دیکر ہلا رہا ہے۔ اپنے اپنے حسن خاتمہ کی فکر کریں۔ اور وہ اعمال صالحہ جن پر نجات کا انحصار ہے اپنے پیارے مالوں کے فدا کرنے اور پیارے وقتوں کو خدمت میں لگانے سے حاصل کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے اُس غیر متبدل اور مستحکم قانون سے ڈریں جو وہ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔ لن تنالوا البر حتّٰی تنفقوا مما تحبّون یعنی تم حقیقی نیکی کو جو نجات تک پہنچاتی ہے ہرگز پا نہیں سکتے بجز اس کے کہ تم خدا تعالےٰ کی راہ میں وہ مال اور وہ چیزیں خرچ کرو جو تمہاری پیاری ہیں۔

یہ تعریف ایک چھوٹے سے رسالہ میں جو کہ اٹھارہ ورق کا کل ہے اور میں فرمائی اب آپ آئینہ کمالات اسلام میں یا کرامات صادقین وغیرہ وغیرہ میں ملاحظہ فرماویں کہ در اصل ہمارے لئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے ہم کو چاہیئے کہ اس اپنے موجودہ امام کی قدر منزلت اپنے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برابر ہی سمجھیں اور اس کی لئے دعائیں کریں۔ کہ اے اللہ اس کی عمر دراز کر۔ اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اسکی صحبت حاصل کر سکیں۔ اور ہم اس صدیق ثانی کی اسطرح فرمانبرداری کریں کہ جسطرح اصحابؓ نے صدیق اول کی کی۔

فرخ دہلوی از لاہور۔

احباب خود یاد دلائیں کو

گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقع پہ مجھے کئی احباب نے کشمیری اور کاغانی نوٹوں کے لئے کہا تھا۔ مگر مجھے ان احباب کے نام اور پتے بھول گئے ہیں۔ اور اب لوئیوں کا موسم ہے۔ اس لئے عرض ہے۔ کہ جن احباب کو لوئیوں کی ضرورت ہو۔ وہ خود یاد دلاوین تا کہ .... ارسال کی جاویں۔

راقم محمد یمین احمدی از مقام داتہ مانسہرہ ہزارہ

کشتہ جریان (۵) مقوی باہ

جریان ترلہ - زکام - درد کمر - کثرت احتلام ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید ہے - بلکہ اکسیر ثابت ہوا ہے - خدا تعالیٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا - جریان کی شناخت پیشاب کے پہلے یا پیچھے دہاتٖ کا نکلنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مردہ بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - نا امیدی بے خوابی غمگینی خوف وغیرہ نزلہ - کسی رطوبت کا گلے یا معدہ یا پھیپھڑے پہ گرنا - زکام ناک سے کسی رطوبت کا نکلنا ان سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں یہ ہیں - مرگی - سل - نمونیا - ذات الجنب فالج جوڑوں کا درد آنکھ کان دانت کی بیماریاں - ہم نے ایک کشتہ بڑی محنت اور کوشش سے تیار کیا ہے - بلحاظ محنت اور فوائد کے قیمت کم بہت ہی تاکہ ہر ایک فائدہ اٹھا سکے - قیمت فی تولہ عمہ محصولڈاک بذمہ خریدار -

نیز میرے پاس ممیرا چینی قسم اول اور ممیرا قسم دوم بھی موجود ہے چینی کی قیمت فی تولہ عہ ہے اور دوسرے کی ۸ ہے -

المشتہر - عبد الرحمان کاغانی احمدی شفاخانہ حکیم نور الدین صاحب قادیان ضلع گورداسپور

اعلان

لنگی پشاوری کلاہ و پٹی و کشمیری لوئی و عینک و بل و کمر سٹ جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت ایک آنہ فی روپیہ کمیشن پر مجھ سے طلب فرما دیں انشاء اللہ فائدہ رہیگا - المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں راولپنڈی - وی پی یا پیشگی قیمت شرط ہے -

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہو گئے ہیں - کہ عام طور پہ لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں - نوجوانوں کو دیکھو وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے - اسلئے ہمنے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کیلئے مسلم مفید چیز ہے - حاصل کیا ہے - اسکے اصل ہونیکے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے بھی تصدیق فرمائی ہے اور حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے - اور اس پہلو سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے - علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ اصلی ممیرا ہے - اور ممیرا حاصل کرنیکے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہزاروں مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخہ کو آپکی ہدایت کی موافق ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے - قیمت ممیرا قسم اول عہ دوم ۸ المشتہر احمد نور کابلی از قادیان ضلع گورداسپور - قیمت سرمہ قسم اول عہ - دوم عہ - سوم عہ

ایک تسلی بخش ذریعہ ۱۴/۲۴

یہ بات مشہور ہے - اور سب لوگ جانتے ہیں - کہ پنجاب و ہندوستان میں گوجرانوالہ ہی ایک ایسا مشہور شہر ہے - کہ جہاں اعلےٰ درجہ کی آہنی المارئیوں صندوقوں اور صندوقچیوں کے بہت سے کارخانے ہیں اگرچہ میں خود نہ لوہار ہوں اور نہ یہ کام اپنے ہاتھ سے کر سکتا ہوں لیکن ایک کارخانہ کے ساتھ سالہا سال سے خاص تعلق ہونیکی وجہ سے مجھے اس کے بہت سے نیک و بد سے اطلاع ہے - ماسوا اس کے مالک کارخانہ بھی اچھا آدمی ہے - اس لئے میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کسی بھائی کو آہنی الماری یا آہنی صندوق کی ضرورت ہو تو دل کی تسلی سے میری معرفت مال مطلوبہ منگایا کریں انشاء اللہ حسب خاطر مال روانہ کیا جاوے گا - نیز واضح ہو کہ اگر کسی بھائی کو پہلے بطور تخمینہ الماریوں کے نرخ سے واقفیت حاصل کرنی ہو - تو کارڈ کے آنے پر ہم فہرست کارخانہ بھیجدیں گے -

علاوہ ازیں میں نے اپنی زیر نگرانی صابن کا ایک چھوٹا سا کارخانہ کھولا ہے جسمیں دیسی و انگریزی صابون کی تجارت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں - وہ ہم سے بذریعہ خط و کتابت تصفیہ کر کے فائدہ اٹھا دیں -

المشتہر - حکیم محمد الدین - احمدی - دروازہ دیسہ سنگھ - گوجرانوالہ

شہادت القرآن ۱/۴ — معیار الصادقین ۱/۳ — چشمہ مسیح ۲/۱ — مبادی الصرف ۱/۷ — مختلف ۱/۸ — مولوی کمپیلہ ۱/۵ — سپلو پیر نل ۳/۱

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا - آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپے کی جائداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں - میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے - کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت ہو چکا ہے - جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے - صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۸۳ روپے تصدیق کر چکے ہیں - اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے - بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بد نصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے - سمجھئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے - کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی - این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے - روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر ہڈیوں تک کو دے یا فاسفورس کو چمکا کر خون صالح بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاگ سے چاق و چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتی ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پیٹ ہو کر بے آب ہو جاویں - ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں - میڈیکل کالج کے لیکچراروں - معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۸۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا خیر ہے - بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں ان کے لئے روح حیات تریاق کا حکم رکھتی ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے - چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے - قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے - دیگر امراض جو کثرت فواحشات اور طفولیت کی ناز یبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں ان کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے نامردی - ضعف باہ - ضعف مثانہ - جریان - سیرعت - رقت - ضعف اعصاب - ضعف معدہ - ضعف دماغ - ضعف جگر - ذیابیطس اور اختلاج قلب کے واسطے مجرب تریاق ہے - جسمانی کمزوری - لاغری - بیدردی اور زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے - حلق سے اترتے ہی اس کا اثر خاص کر اعصاب پر پڑتا ہے جس پر قوت باہ کا مدار ہے - بزدل کو جوانمرد - جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے - اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے - باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) - روح حیات کے علاوہ ملک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے وہ ہمارا روغن دافع سستی ہے - یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی - لاغری وغیرہ دور کر کے مفقود طاقت بحال کرتا ہے - بالکل گئے گذرے مریضان نامردی کو پورا پورا مرد بناتا ہے - قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (۴/۴) - یہ ہر دو دوائیں حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر - پروپرائیٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں +

حضرت مولٰینا مولوی نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیرہوان ۱۳

سورۂ رعد

مورخہ ۲۷۔ دسمبر ۱۹۰۹ء

بقیۃ رکوع ۱۲

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

یمحوا اللہ مایشاء۔ کئی بادشاہتین ایسی گذر چکی ہین کہ ان کا اب کوئی نام بھی نہین جانتا سب باتون کا علم اللہ ہی کو ہے۔ یہ جو مقرر کرتے ہین کہ دنیا سات ہزار برس سے ہے یا دوار ہے یا سترہ صفر اس سے پہلے بڑھا کر اپنی قدامت دکھاتے ہین خدا کی ابدیت کے سامنے یہ اعداد کچھ بھی حقیقت نہین رکھتے۔ اسی سلئے ہماری کتاب نے کوئی مدت مقرر نہین کی۔ فرعون نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ ما بال القرون الاولیٰ۔ اونہون نے صاف سُنا دیا۔ علمہا عند ربی۔ مجھے کیا معلوم۔ خدا کو سب علم ہے۔ مین بھی اس شخص کی نسل سے ہون۔ جس نے کہا۔ ان کنت کتبتنی من الاشقیاء فامحُ اسمی من الاشقیاء واکتبنی فی السعداء مین ایک دفعہ سخت ابتلا مین تھا۔ ایک مجذوب دوست نے مجھے کہا۔ واللہ غالب علی امرہ۔ وہ تو اپنے حکم پر بھی غالب ہے۔ جس کو سنتے ہی سب غم کافور ہوگیا۔

لطرافہا۔ عربی زبان مین حاکم۔ محکوم۔ امرار۔ غربار۔ اغنیار۔ فقرار کو کہتے ہین۔ یہ گویا نشان تبایا ہے۔ کہ تم لوگون نے مذہبی جنگ شروع کر دی۔ اچھا اب دیکھ لینا کہ ہم تمہارے اس ملک مین آتے ہین۔ تمہارے امرار اور غربار کو تعلیم قرآنی مین داخل کر کے تمہاری تعداد گھٹا رہے ہین۔ جو لوگ یہ معنے کرتے ہین کہ ۔ ۔ ۔ دائرہ کے محیط کو ہم گھٹا رہے ہین۔ یہ غیر ضروری باتین ہین۔ عوام الناس ایسی باتون کو کیا سمجھتے ہین۔

وھو سریع الحساب۔ یعنی تمہاری جلدی ہی خبر لی جاویگی۔ یہ آؤ۔ توفیدنگ کو کھولا ہے۔

مکر۔ ہمارے ملک مین اس کے معنے خراب ہو گئے ہین۔ دیکھئے عرب مین گالی یہ ہے کہ کسی کو کہنا شکست ۔ ۔ ۔ پاگیا یا اس نے قحط مین بھوکون کو کھانا نہ دیا اور ہمارے ملک مین گالی کا مفہوم پورا ہی نہین ہوتا جب تک اپنی ماؤن کو سورون کے سپرد نہ کرین۔

مکر۔ عربی مین تدبیر کو کہتے ہین اور یہ تدبیرین دو قسم کی ہین۔ بُری اور پاک۔ چنانچہ قرآن کریم مین فرمایا ہے۔ واللہ خیر الماکرین۔ اور لایحیق المکر السیئ الا باھلہ۔

یاد رکھو کہ ہمیشہ لفظون کے وہ معنے لین جو کہ اصل زبان مین ہون۔ ہندوستان کا مذاق عجیب ہے۔ لکھنؤ مین خلیفہ حجام کو کہتے ہین۔ اور لواطت کی مرض کو علت المشائخ۔ حالانکہ عربی زبان مین خلیفہ اور شیخ۔ بڑے پاک اور اعلےٰ خطاب ہین۔

یعلم ما تکسب کل نفس۔ چور۔ زانی۔ شراب خور۔ غرض تمام نافرمان کبھی اخیر عمر مین سُکھ نہین پاتے۔

ایک تاریخی واقعہ۔ ہارون رشید کا ایک بھائی بڑا زیرک تھا اُس نے اسے احتساب پر مقرر کیا۔ اس نے بازار کی دوکانون کی تحقیقات کی۔ ایک دوکاندار سے پُوچھا اوس نے بتلایا کہ پیسہ روپیہ نفع لیتے ہین اور کبھی نقصان نہین ہوتا۔ بزاز سے پوچھا اُس نے کہا کہ چار آنہ فی روپیہ نفع لیتے ہین۔ کوئی رقم مار بھی لیتے ہین۔ مگر معمولی کام چلتا ہے۔ پھر ان دوکانون کی خبر لی۔ جن مین جو اپنا مال تھوڑی قیمت پر فروخت کر جاتے ہین۔ اوس نے کہا نفع تو ہم ایک روپیہ کا سو بھی کما لیتے ہین۔ مگر ہمارا مال نقصان ہو کر حساب برابر ہی رہ جاتا ہے بلکہ بعض وقت کھوٹ وہوکہ مین بڑے کر سخت نقصان اُٹھاتے ہین۔ ہارون رشید کے بھائی نے جا کر کہا احتساب کی ضرورت نہین۔ خدا خود ہی اپنے کفیٰ باللہ شہیدًا۔ اپنی صداقت مین اللہ کی نصرت کی گواہی پیش کی ہے۔ کہ باوجود کوئی جتھا وغیرہ نہ ہونے کے مین کامیاب ہون گا۔ وقوم تمام اہل کتاب اپنی اپنی کتابون سے اس کی تعلیم کا مقابلہ کر لین اور دیکھین کہ کیسی جامع و اعلیٰ تعلیم ہے۔

یہان سورہ رعد کے نوٹ ختم ہوئے

آغاز سورۂ ابراہیم

(مورخہ ۲۸۔ دسمبر ۱۹۰۹ء رکوع ۱۳)

یبغو نہا عوجاً۔ ایک عِوَج آیا ایک عَوَج۔ دین و زمین مین عوج بولتے ہین اور عوج نیزہ۔ دیوار۔ دانت پر بولتے ہین۔ بعض لوگ ٹیڑھا کر کے سیدھی راہ پوچھتے ہین۔

لیبین لھم۔ معلوم ہوا کہ رسُول کے نواب کو بہت سی زبانین سیکھنی چاہئین۔ تاکہ سب کو کھول کر دین حق بتا سکین۔

ولقد ارسلنا موسیٰ۔ ایک مثال بیان فرماتا ہے۔

بایام اللہ۔ نعم اللہ و نقم اللہ۔ خدا کی نعمتین اور اسکے عذاب۔

ایک شعر یاد آگیا۔ وایام لنا غر طوال عصینا الملک فیہا ان ندینا۔

صبّار۔ جو صبر سے کام لے اس کو خدا اپنی جناب سے بہت نشان دکھا دیتا ہے۔

یذبحون ابناءکم۔ جو قومین اکٹھی رہتی ہین ظالم لوگ کمزور کو بیگار مین پکڑ لیتے ہین۔ جیسا کہ سکھون کے عہد مین جولاہون کو پکڑ لیتے تھے۔ بنی اسرائیل کے ساتھ بھی فرعون نے یہی معاملہ کیا۔ مگر محنت سے جب ان کی اولاد قوی ہونے لگی۔ تو پھر اس کو قتل کرنے کی تدبیرین کین۔

بلاءٌ۔ خدا کا بھاری انعام کہ موسیٰ کو بھیجدیا۔ وہی بنی اسرائیل کہ جو بیگار مین پکڑے جاتے تھے۔ آخر جب تک خدا کے حکمون کے مطیع رہے۔ فاتح بھی ہوئے۔ عمار بن یاسر کے ساتھ کیا کیا مکہ والون نے۔ اور اس کی مان کے ساتھ کیا کیا۔ اس کی شرمگاہ مین نیزہ مار دیا۔ اور

اور ایک ٹانگ ایک اونٹ سے اور دوسری ٹانگ دوسرے اونٹ سے باندھ کر مخالف طرفون مین چلائے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی قوم کو فاتح بنایا۔ اونھون نے نہ صرف عرب کو فتح کیا بلکہ چین و تتار تک پہونچے۔

مورخہ ۲۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(سورۂ ابراہیم - رکوع ۱۴)

ایک شخص کو گدا کی عادت تھی۔ دن بھر لقمہ للہ کے لئے پھرتا رہتا۔ آخر اس نے کعبہ کا دامن پکڑ کر توبہ کی اور دیا سلائیان بیچنی شروع کین۔ دار چار پیسے سے تجارت شروع کی۔ جس کے پیچھے پیسے بن گئے۔ آخر یہان تک نفع حاصل ہوا۔ کہ وہ ایک کوٹھی کا مالک بن گیا۔ اصل یہ ہے۔ کہ صداقت و راستبازی پر چلے اور جو نفع مل جائے لے لے۔ یہ شکر گزاری کا نتیجہ تھا۔ ایک محدث نے مجھے طبابت مین لا وسیلا دیا۔ جسے مین نے شکریہ سے لیا۔ اور ہزارون کماتے۔

تاذن۔ اَعْلَمَ۔ علم دے دیا۔ بتا دیا۔

فردوا ایدیھم فی افواھھم۔ اس کے دو معنے کئے گئے ہین۔ لوٹائے ان کافرون نے ہاتھ اپنے نبیون کے منہ پر۔ یعنے بدمعاش ان کے منہ پر ہاتھ رکھدیتے کہ آپ بات نہ کرین۔ ہم نہین سننا چاہتے۔ دوسرے معنے جو عضوا علیکم الانامل من الغیظ۔ کے مطابق ہین یہ کہ اپنے ہاتھ اپنے منہ مین ڈالتے تھے۔ بوجہ شدت غیظ و غضب۔

افی اللہ شک۔ چار قسم کے لوگ ہین۔ ایک عام جو خواص سے سن کر ایمان لاتے ہین۔ دوم۔ جو کتب پڑھ کر یقین کرتے ہین۔ سوم گروہ حکمار کا ہے۔ جو عالم کے انتظام کو دیکھ کر ایمان لاتے ہین۔ وہ کہتے ہین کہ جب ایک گھڑی خود بخود نہین بنتی۔ تو یہ کارخانہ اتنا بڑا کارخانہ خدا کے بغیر کس طرح چل سکتا ہے۔ چہارم گروہ ہے۔ اللہ کے پیارے بندون کا۔ جن کو یقین ہوتا ہے۔ اس لئے کہ خدا ان سے کلام کرتا ہے۔ اور انہین اپنی قدرت نمائیون سے یقین دلاتا ہے۔ یہ گروہ تعجب انگیز ترقی کرتا ہے اور خدا پر ایسا یقین رکھتا ہے کہ جو ذرا بھی شک رکھنے والا دیکھین۔ تو تعجب سے کہتے ہین۔ کیا اللہ کے معاملہ مین بھی شک ہو سکتا ہے۔

فاطر السموات والارض۔ وجد انی شہادت کے بعد دلیل بھی دی ہے۔ جو حکمار کی دلیل ہے اور ساتھ ہی کہا ہے کہ وہ ہم سے خود بولتا ہے۔ اس نے ہمین کہا ہے کہ خلقت کو میری طرف بلاؤ۔ تا مین ان کے گناہ معاف کر دون۔ کمزوریان ڈھانپ لون۔

ولکن اللہ یمن علی من یشاء۔ یہ تفاوت خود انسان کے وجود مین ہی ہے۔ ایک مکان ہے۔ جس سے پاخانہ نکلتا ہے۔ لیکن ایک جگہ ہے جس سے خدا کا نام نکلتا ہے۔ بس وہ مالک اور حکیم و علیم ہے۔ جس پر چاہے۔ اپنے مکالمہ او پسندیدگی کا انعام کرے۔

مورخہ ۳۰ - دسمبر سنہ ۱۹۰۹ء

(سورہ ابراہیم - رکوع ۱۵)

انسان کو جس چیز کی عادت یا الفت پڑ جاتی ہے۔ وہ اس کو چھوڑتا نہین۔ حبک الشی یعمی و یصم۔ محبوب کے عیوب کا بینا و شنوا نہین ہوتا۔

انبیار جب سچائی کو لاتے ہین۔ ان کی تعلیم کے دو حصے ہوتے ہین۔ ایک حصہ عقائد کے متعلق جس کے دلائل بڑے کھلے ہوتے ہین۔ مثلاً اللہ کو ماننا۔ فرشتون پر ایمان لانا کتب پر ایمان۔ انبیار پر ایمان۔ تقدیر پر ایمان۔ جزا و سزا پر ایمان۔ دوسرا حصہ عمل درآمد کا ہے جو تعامل کے نیچے ہوتا ہے۔ اس مین بھی کوئی مشکل نہین۔ تعامل بعض باتین علمی تدبرات کے لئے ہوتی ہین۔ مجتہدین و آئمہ دین کا امتیاز ایسے ہی مسائل پر ہوتا ہے۔

نبی جب آتے ہین تو ایک گروہ ان کی تعلیم کو اپنی رسم و عادت والفت کے خلاف دیکھ کر مقابلہ کے لئے اٹھتا ہے۔ اور کفر و عناد مین یہان تک پہونچتا ہے کہ کہہ دیتا ہے لنخرجنکم من ارضنا او لتعودن فی ملتنا۔ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دین گے۔ مگر کہ تم ہمارے مذہب مین لوٹ آؤ۔ اَوْ۔ بمعنے حتےٰ اور لاکن ہے۔ امرء القیس اپنے ساتھ والے کو کہتا ہے۔ جب اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لئے شاہ روما سے مدد لینے جاتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ

فقلت له لا تبك عينك انما نحاول ملكا او نموت فنعذرا۔

الارض۔ اور ایک زمین۔ اس کا ترجمہ ہے۔

واستفتحوا۔ قضا و قدر کا فیصلہ چاہا۔ نبی بھی دعا مانگتے ہین اور کفار بھی فیصلہ کے لئے کوشش کرتے ہین۔

جبار۔ کے معنے متکبر۔

عنید۔ جو حق کا مقابلہ کرے۔

من ورآئہ۔ ورآر کا ترجمہ ہے آگے۔ بعض وقت اس کے معنے پیچھے ہوتے ہین۔

الموت۔ دکھ اور مصیبتین۔ دل مین بھی جسم مین بھی۔ گھر۔ دوست۔ احباب۔ بیوی سب مین مصیبت ہی مصیبت نظر آئے گی۔

مورخہ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(سورہ ابراہیم - رکوع ۱۶)

بما اشرکتمون۔ انکار کیا ہے اس سے کہ تم نے اسے ساجھی ٹھہراؤ۔ میری فرمانبرداری کرو میرا کہا مانو۔

فی السماء۔ بہت بلندی مین۔ حضرت صاحب نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ پاکیزہ بات دل مین گڑ جاتی ہے اور اس پر اعتراض کا ہاتھ نہین پہونچتا۔

کشجرۃ خبیثۃ۔ صحابہ کرام نے فرمایا ہے۔ کہ جیسے حنظل کا درخت۔

مورخہ ۲ - جنوری سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۱۷)

بدلوا نعمت اللہ۔ اللہ نے احکام اگر کوئی پرواہ بھیجے ہین اور ان کی کوئی ناشکری کرے یا پرواہ نہ کرے اس پر عتاب نازل ہوتا ہے۔

پھر وہ فرمان جس کا بھیجنے والا احکم الحاکمین ہے اور لانے والا وہ جو کمالات رسالت کمالات انسانیت کمالات نبوت کا خاتم ہے اس کے منکر کا کیا حال ہونا چاہیئے۔

نعمت اللہ۔ قرآن۔ اسلام۔ جناب رسالتمآب خاتم النبیین رسول رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین۔

بدلوا۔ ان لوگون نے جو نعمت اللہ کا انکار کیا جاہل کہلائے۔

البوار۔ ہلاکت۔

یصلونھا۔ یا صلوا پر املنا ہے۔ تا مضمون ذہن نشین ہو۔ داخل ہون گے۔

وجعلوا۔ یہ کفر کی تفصیل ہے۔

باس ۲ - یہ لفظ یاد رکھنے والا ہے ہما (سلیمان علیہ السلام کے بیان مین کام دیگا)

سخر لکم - ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ آؤ تمہین تسخیر کا عمل بتادین - مین نے کہا کہ مجھے ضرورت نہین - کیونکہ مجھے ایسا عمل یاد ہے - کہ جس سے نہ صرف سورج بلکہ چاند اور رات و دن - نہرین سب مسخر ہون - اس آیت کریمہ نے ان تسخیرون سے ہمین بے پروا کر دیا ہے

مورخہ ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع نمبر ۱۸)

جو لوگ دنیا مین سب سے بڑے آدمی گذرے ہین ان سب کے سرتاج ابراہیم تھے دنیا مین دو خلیل گذرے ہین - ایک خلیل الرحمان - ابراہیم ہین دوسرے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - مجھے کسی تیسرے کا نام معلوم نہین -

تم نے سنا ہوگا - کہ ساری یوروپ ساری امریکہ اور پھر سب مسلمان - ابراہیم کو راستباز اور عظیم الشان مانتے ہین - استنے بڑے عظیم الشان انسان کی بات خاص توجہ کے قابل ہے سنو کہ وہ اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے کیا چاہتا ہے -

رب اجعل هذا البلد آمناً - حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی سے معاہدہ کیا تھا - کہ ہم تیری بات مانین گے - ... - چنانچہ جب ہاجرہ بی بی کے لڑکا پیدا ہوا تو جناب سارہ کو کچھ دکھ ہوا - جس پر انہون نے کہا - کہ اے ابراہیم بموجب اپنے وعدے کے اس لڑکے اور اسکی ماں کو ایسے جنگل مین چھوڑ آ - جہان سے ہمین ان کی کوئی خبر نہ آئے - انبیاء ایسے معاہدے خدا کے حکم سے کرتے ہین چنانچہ وہ اپنے بچے اور بیوی کو الٰہی حکم جنگل مین چھوڑ آئے - مگر خدا پر ایمان کی یہ کیفیت ہے - کہ اس بیابان کو البلد فرماتے ہین - آپ کو یقین تھا - کہ یہ شہر ہو جائیگا -

ان نعبد الاصنام - میرے ایک دوست بیمار تھے - ان کی موت مین تین دن باقی تھے - کو کہنے لگے - ایک نکاح چاہتا ہون - مین نے تعجب کیا - تو کہنے لگے - مین تو صرف یہ چاہتا ہون - کہ کوئی لا الہ الا اللہ کہنے والا اور پیدا ہو جاوے - حالانکہ ان کی بیوی اس وقت بظاہر موجود تھی

وهب لی علی الکبر - اسماعیل ۸۶ برس کی عمر مین پیدا ہوئے تھے - اور ۹۹ برس کی عمر مین اسحق پیدا ہوئے تھے -

ربنا اغفر لی ولوالدی - قرآن شریف مین دوسرے مقام پر فرمایا - الا قول ابراهیم لابیه لاستغفرن لک - اس جگہ دعا مین آپنے والدی فرمایا ہے اور دیگر عمر کی دعا ہے اور جہان منع ہے وہان ابیک لفظ ہے - معلوم ہوا - اب سے چچا مراد تھا والدین -

مورخہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء

(رکوع ۱۹)

مین اللہ دیکھتا ہون - یہ اس سورۃ کا ابتدا تھا - جس کا مطلب یہ تھا - کہ مین نگران حاکم ہون - خلاف ورزی پر سزا دونگا - چنانچہ اس کو کھولتا ہے اور فرماتا ہے -

غافلاً - بے خبر

لیوم - ایک وقت کے لئے -

مهطعین - اہطاع کے معنے "جلدی کرنے کے ہین" اور ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے کے -

لا یرتد الیهم طرفهم - آنکھ جھپک نہ سکین گے -

هواء - خالی ہون گے - عربی زبان مین اس دل کو کہتے ہین - جس مین خیر و عقل ہو - عقل وہ صفت ہے - جس سے مومن اپنے تئین بدیون سے روک سکتا ہے -

یوم یاتیهم العذاب - جب ایک بچے کے سامنے بھی شرمندگی والا بیہودہ کوئی کام کرنے کی جرأت نہین ہو سکتی - تو جہان اولین و آخرین جمع ہونگے وہان کیسی ندامت ہوگی - اس سے بچنے کا سامان کرو -

من زوال - زوال نہین ہوگا - یا تمہین انتقال نہ ہوگا - اس دنیا سے دار آخرت مین نہ جاوین گے -

کیف فعلنا بهم - فارسی مین ایک شعر ہے -

مجلسے وعظ رفتنت ہوس است ٭ مرگ ہمسایہ واعظے بس است

ہر ایک شہر مین جہان کوئی آسودہ گھر ہوتا ہے اس کے پڑوس مین یا اس کے اوپر چڑھ کر دیکھنے سے کوئی نہ کوئی ویران شدہ مکان یا گھر یا نظارہ ضرور عبرت و نصیحت کے لئے نظر آتا ہے - یہ نکتہ مجھے میرے ایک اُستاد نے بتایا تھا جسے مین نے اکثر مقام پر صحیح دیکھا - (اس کی نسبت بہت مثالین حضور نے سنائین - جموں مین - قادیان مین - اور چند رؤسا کی زبانی فرمایا ایک رئیس کو مجھ سے نفار تھا - مگر مین نے اسے نصیحت کرنا چاہی -

...... مین - اس کی مجلس مین چلا گیا - آخر مجھ سے پوچھا کیون آئے - مین نے کہا کہ آپ کا ناصح کون ہے - میرے تعلقات تو آپ سے ایسے نہین ورنہ مین یہ فرض بڑے شوق سے ادا کرتا رہتا - پھر یہ استاد کا نکتہ سُنایا تو اس نے کہا - جہان مین بیٹھا ہون - اس کے سامنے کا محراب ایک بڑے رئیس کا تھا - اور اس کی گھر والی ہمارے برتن صاف کرتی ہے -

(۲) اس مسجد مین جلسے کے دنون مین نماز پڑھنے لگے - تو اس پڑوسی نے گالیان دینی شروع کین امام نے فرمایا - شاہی خیمے کے پاس کسی کا مخل ہونا اپنے پر شامت لانا ہی ہوتا ہے - یہ مسجد خدا کا شاہی خیمہ ہے - ایک وقت مین نے عرض کیا - حضور وہ تو فروخت کرتے ہین - کہا مین تو دس روپے کو بھی نہین لون گا -

ذو انتقام - بعض لوگون نے اس صفت کو نادانی سے کراہت کے ساتھ

دیکھاہے۔ مین نے یسوعیون سے پوچھا ہے۔ کہ مسیح تو رحم مطلق تھے۔ مگر اپنے قاتلون اور مخالفون کے لئے کفارہ تو نہ ہوئے۔ ان کے لئے تو انتقام ہی کی صفت رہی۔

یوم تبدل الارض غیر الارض۔ دنیا مین تو یہ کہ یہ مشرکون کی زمین مشرکون کی نہین رہے گی۔ موحدون کی ہو جاوے گی اور ایک تبدیل الارض حشر کے دن کا۔

وتری المجرمین۔ ایسے نظارے دنیا مین دکھلائی دینے ضروری ہین۔ اگلے جہان کے وعدہ۔ تو سب قومین کرتی ہین۔ ایک چوہڑا کہتا ہے۔ کہ کل قومین متکبّر ہین اس لئے وہ جہنم مین جائین گی۔ مگر ہم ہی۔ تکبّر نہین کرتے پس ہم ہی بہشت کے حقدار ہین۔

اب خدا تعالی فرماتا ہے۔ کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قطع تعلق کرنے والے ہین۔ ایک دن آتا ہے کہ ان کی مشکین کسی جاوین گی۔ چنانچہ دنیا مین . . . . بدر کے دن ایسا ہی ہؤا۔

جب دنیا مین اس کا نمونہ دکھا دیا۔ تو آخرت مین ضرور ایسا ہو گا سریع الحساب اسی لئے فرمایا۔ کہ دنیا مین ہی اس کا نمونہ دکھائین گے۔

یہان پارہ تیرہوین کے نوٹ

ختم ہوئے

الحمد للہ

رب العالمین

در مدح قرآن کریم

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اے سرِ خود کشیدہ از فرقاں پا نہادہ بہ لجۂ طغیان
بانگ کم کن بہ پیش نور ہدا توبہ کن از فسوس وبازی ہا
اینچہ چشمیست کور وسخت وکبود کافتابے درو چو ذرہ نمود
تا نہ گیری کنارہ زیں رہ وخو ہست دور از کنار کشتی تو
با خدائت عناد وکین تا چند خندہ وبازیت بدیں تا چند
خویشتن را مکش بہ ترک حیا جائے گریہ مشو باستہزا
مہر تاباں چو بر فلک رخشید چوں توانی بخاک وخس پوشید
شب تواں کرد صد فریب نہاں لیک در روز روشن ایں نتواں
نور فرقاں نہ تافت است چناں کو بماند نہاں ز دیدہ وراں
آں چراغ ہُد است دنیا را رہبر و رہنما ست دنیا را
رحمتے از خداست دنیا را نعمتے از سماست دنیا را
مخزنِ رازہائے ربّانی از خدا آلۂ خدا دانی
برتر از پایہ بشر بکمال دستگیرِ قیاس واستدلال
کارسازِ اتم بعلم وعمل جنبش اعظم واثر اکمل
ہر کہ بر عظمتش نظر بکشاد بے توقف خدائش آمد یاد
وآنکہ از کبر وکین ندید آں نور کور ماند وز نور حق مہجور
وہ چہ دارد از اں یگاں اسرار دل وجانم فدائے آں اسرار
پُر ز نورِ جلال حضرت پاک خور تاباں ز اوج حق بر خاک
وہ چہ دارد خزائنِ اسرار دل وجانم فدائے آں انوار
ہست آئینہ بہر روئے خدا عالمے را کشید سوئے خدا
بے زباناں ازو فصیح شدند زشت رویاں ازو صبیح شدند
میوہ از روضۂ فنا خوردند وز خود وآرزوے خود مردند
دست غیبے کشید دامن دل پا برآورد جذب یار زگل
بود آں جذبۂ کلام خُدا کہ دلِ شاں ربود از دنیا
سینۂ شاں ز غیر حق پرداخت وز مئے عشق آں یگاں پرساخت
چلن شد آں نور پاک شامل شاں تافت از پردہ بدر کامل شاں
دور شد ہر حجاب ظلمانی شد سراسر وجود نورانی
خاطرِ شاں بجذبِ پنہانی کرد مائل بہ عشق ربّانی